غزل

جمال الدین جمالؔ
ریسرچ اسکالر، یونی ورسٹی آف حیدرآباد

اک وجودِ لا تغیر آشکار اپنی جگہ
ذرہ ذرہ ہو رہا ہے بے قرار اپنی جگہ

اک سفر اپنے ہی اندر مدتوں کرتے ہوئے
میں نے پایا اک مکمل ریگزار اپنی جگہ

ہم بساطِ زندگی کے وہ پیادے ہیں کہ جو
لوٹ کر آتے نہیں ہیں بار بار اپنی جگہ

اس نے جانے کیا کہا کہ سارے منظر تھم گئے
وقت کی بہتی رہی بس ایک دھار اپنی جگہ

اس کو ہر ذرے میں پاتا ہوں جسے پاتا نہیں
بے بسی اپنی جگہ پر اختیار اپنی جگہ

پھر بھٹکتا میرے اندر قیس سا آیا کوئی
میں نے لا کر رکھ دیا پھر ریگزار اپنی جگہ